سوال

(64) میت کے لیے مسنون دعائیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کی دعا کے لیے کچھ ایام مثلا پہلا اور ساتواں اور چالیسواں وغیرہ مقرر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ میت کے لیے کون سی دعائیں مانگنا مسنون ہے؟ میت کو قبر میں رکھتے وقت درود شریف پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا: میت کی دعا کے لیے پہلا، ساتواں یا چالیسواں وغیرہ دن مقرر کرنے کے بارے میں کتاب وسنت یا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یا ائمہ سلف رحمۃ اللہ علیھم کے عمل سے کوئی دلیل ثابت نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسی بدعت ہے جسے اس دور میں ایجاد کرلیا گیا اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد) (صحیح مسلم' الاقضیة' باب نقض الاحکام الباطلة...الخ' ح: 1718)

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں ہے تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں:

(من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد) (صحیح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور الخ' ح: 2697)

''جس نے ہمارے اس دین (اسلام) میں کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

ثانیا: میت کو قبر میں رکھتے وقت وہ الفاظ پڑھے جائیں جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو یہ پڑھتے:

(بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (سنن ابی ماجہ' الجنائز' باب ما جاء فی ادخال المیت القبر' ح: 1550)

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی ملت پر (اس میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے۔)''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں :

(بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (المصدر المذکور وسنن ابی داود' الجنائز' باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ' ح: 3213)

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر (اس میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے)''

ثالثا : یہ بھی مستحب ہے کہ جنازہ کے ساتھ میت کو الوداع کرنے کے لیے آنے والے دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہوں اور اس کی مغفرت و ثبات کے لیے دعا کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے[1] اور میت کو قبر میں داخل کرتے وقت درود شریف پڑھنے کی ہمیں کوئی دلیل معلوم نہیں ہے۔

---

[1]سنن ابی داود، الجنائز، باب الاستغفار عند القبر، حدیث: 3221

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 67

محدث فتویٰ